# 96679 ـ محرم شخص كا زير جامہ پہننا

**سوال**

میں اس برس حج پر جا رہا ہوں، لیکن صحت کی بنا پر مجھے انڈروئیر پہننے کی ضرورت پیش آئیگی، کیونکہ جب میں حرکت کرتا ہوں تو پیشاب کے قطرے خارج ہوتے ہیں، اور اسی طرح مجھے دوران نماز بھی پہننے کی ضرورت پیش آئیگی تا کہ میرا لباس خراب نہ ہو.
کیا ان حالات کے مدنظر میرے لیے احرام کے نیچے انڈر وئیر پہننا جائز ہے یا کہ نہیں، اور اگر جائز نہیں تو اس کا بدلے کیا کروں ؟

**پسنديده جواب**

الحمد للہ.

اول:

احرام کی حالت میں شرمگاہ کو چھپانے والی چیز کے پہننے میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، اسے علماء " التبن " یعنی لنگوٹ کا نام دیتے ہیں، بعض علماء کرام بغیر ضرورت کے بھی استعمال کرنے کے قائل ہیں، ان کا کہنا ہے کہ محرم کے لیے ممنوعہ اشیاء کی نص میں یہ وارد نہیں کہ یہ بھی ممنوع ہے.

لیکن جمہور علماء کرام کہتے ہیں کہ اس کا زیب تن کرنا منع ہے، انہوں نے اسے پاجامہ اور سلوار پر قیاس کیا ہے بلکہ بعض علماء کرام تو کہتے ہیں کہ یہ بالاولی منع ہوگا.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور اسی طرح لنگوٹ تو سلوار اور پاجامہ سے زیادہ ممنوع ہے " انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی ( 21 / 206 ).

اور ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" المزنی رحمہ اللہ کا کہنا ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے لیکر آج تك فقہاء کرام نے دین کے سب فقہی احکام میں قیاس کو استعمال کرتے رہے ہیں.

ان کا کہنا ہے: اس پر وہ سب متفق ہیں کہ حق کی نظیر حق ہے، اور باطل کی نظیر باطل ہے، لہذا کسی کے لیے بھی قیاس کا انکار کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ یہ امور سے تشبیہ اور اس پر تمثیل ہے...

اور اس میں یہ بھی شامل ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کے لیے احرام کی حالت میں قمیص اور پاجامہ اور سلوار اور پگڑی اور موزے پہننا ممنوع قرار دیا ہے، اور یہ ممانعت صرف انہی اشیاء کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ اس میں جبہ اور ٹوپی اور جرابیں اور لنگوٹ وغیرہ بھی شامل ہیں " انتہی

دیکھیں: اعلام الموقعین ( 1 / 205 - 207 )ز

اس سے لنگوٹ کو جائز قرار دینے والے کا استدلال غلط ثابت ہو جاتا ہے کہ جس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم شخص کے لیے ممنوعہ اشیاء کا ذکر کیا ہے اس میں لنگوٹ کا ذکر نہیں ہے.

ابن عبد البر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" حدیث میں جو بیان کیا گیا ہے درج ذیل اشیاء بھی اس کے معنی میں آئينگی مثلا قیمص اور سلوار اور پاجامہ اور ٹوپی وغیرہ بھی سلے ہوئے لباس میں شامل ہونگی، اس لیے سب اہل علم کے ہاں احرام کی حالت میں یہ اشیاء پہننا جائز نہیں ہونگی.

دیکھیں: التمھید ( 15 / 104 ).

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" قاضی عیاض رحمہ اللہ کا کہنا ہے: مسلمان اس پر متفق اور جمع ہیں کہ اس حدث میں احرام کی حالت میں محرم شخص کے لیے جن اشیاء کی ممانعت کا ذکر ہے اس میں قمیص اور پاجامہ سے ہر سلے ہوئے لباس پر تنبیہ کی گئی ہے کہ اور پگڑی اور برانڈی کہہ کر سر چھپانے والی ہر سلی ہوئی چیز اور موزے کہہ کر ہر ستر چھپانے والی چیز شمار کی گئی ہے " انتہی

اور ابن دقیق العید نے دوسرا اجماع اہل قیاس کے ساتھ مخصوص کیا ہے، جو کہ واضح ہے.

سلے ہوئے لباس سے مراد یہ ہے کہ وہ چیز جو کسی جسم کے مخصوص حصہ کے لیے بنایا گیا ہو، چاہے بدن کے کسی ایک حصہ کے لیے ہو " انتہی

دیکھیں: فتح الباری ( 3 / 402 ).

لنگوٹ کے جواز کے قائلین حضرات نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث سے استدلال کیا ہے کہ:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے بار برداری کا کام کرنے والوں کو لنگوٹ پہننے کی اجازت دی تھی.

اور اس سے بھی استدلال کرتے ہیں کہ عمار بن یاسر رضی اللہ تعالی عنہ بھی لنگوٹ پہنا کرتے تھے.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا اثر امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں بیان کرتے کہ:

" باب ہے احرام کے وقت خوشبو لگانے اور احرام باندھنے کا ارادہ کرتے وقت کیا پہنے ... عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا اپنے ہودج کو اٹھانے والوں کے لیے لنگوٹ پہننے میں کوئی حرج نہیں سمجھتی تھیں " انتہی

دیکھیں: صحیح بخاری ( 2 / 558 ).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس کی شرح کرتے ہوئے کہتے ہیں:

" عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا اثر سعید بن منصور نے عبد الرحمن بن قاسم عن ابیہ کے طریق سے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا تك موصول بیان کیا ہے کہ:

" عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے حج کیا تو ان کے ساتھ ان کے دو غلام بھی تھے، جب وہ ان کا کجاوہ اٹھاتے تو ان کا کچھ ستر کھل جاتا، اس لیے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے انہیں لنگوٹ پہننے کا حکم دیا، تو وہ احرام کی حالت میں لنگوٹ پہنا کرتے تھے.

اس میں ابن تین کے قول: " اس سے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا ارادہ عورتیں ہیں " کا رد پایا جاتا ہے، کیونکہ عورتیں تو سلا ہوا لباس زیب تن کرتی ہیں، لیکن مرد حالت احرام میں ایسا نہیں کر سکتے، لگتا ہے کہ یہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی رائے ہے جو انہوں نے اختیار کی تھی, وگرنہ اکثر فقھاء اور علماء تو حالت احرام میں لنگوٹ اور سلوار و پاجامہ پہننے کی ممانعت میں کوئی فرق نہیں سمجھتے " انتہی

دیکھیں: فتح الباری ( 3 / 397 ).

اور پھر اس کا یہ جواب بھی دیا جا سکتا ہے کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے انہیں ضرورت کی بنا پر پہننے کی اجازت دی تھی؛ کیونکہ ان کی شرمگاہ ننگی ہو جاتی تھی، اس لیے بغیر کسی ضرورت کے اسے پہننے کا استدلال کرنا جائز نہیں.

عمار بن یاسر رضی اللہ تعالی عنہ کا اثر:

ابن ابی شیبہ نے حبیب بن ابوثابت سے بیان کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمار بن یاسر رضی اللہ تعالی عنہ کو میدان عرفات میں لنگوٹ پہنے ہوئے دیکھا.

دیکھیں: مصنف ابن ابی شیبۃ ( 6 / 34 ).

یہ بھی ضرورت پر محمول کیا جائیگا، کیونکہ اخبار المدینۃ ( 3 / 1100 ) میں ابن ابی شیبہ کی روایت ہے جو اس پر دلالت کرتی ہے کہ عمار بن یاسر رضی اللہ تعالی عنہ عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ کی شہادت کے ایام میں زخمی ہوئے تھے جس کی بنا پر ان کا پیشاب پر کنٹرول نہیں تھا کیونکہ اس اثر میں " فلا یستمسك بولی " کے الفاظ ہیں کہ میرا پیشاب نہیں رکتا تھا "

اور النھایۃ غریب الاثر ( 2 / 126 ) میں درج ہے:

عبد خیر کی حدیث میں ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمار رضی اللہ تعالی عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے انڈر وئیر پہنا ہوا تھا، اور انہوں نے فرمایا: مجھے مثانہ تکلیف ہے "

الدقرارۃ انڈروئیر یا پھر لنگوٹ کو کہا جاتا ہے جس سے صرف شرمگاہ چھپائی جاتی ہو.

اور الممثون: مثانہ کی بیماری کےشکار شخص کو کہا جاتا ہے.

اور لسان العرب میں درج ہے:

" عمار رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں ہے کہ انہوں نے لنگوٹ پہن کر نماز ادا کی اور فرمایا: مجھےمثانہ کی تکلیف ہے " انتہی

دیکھیں: لسان العرب ( 13 / 71 ).

اگر بالفرض یہ آثار ثابت نہ بھی ہوں تو بھی دلالت کرتے ہیں کہ اس کی کوئی اصل ضرور ہے.

اور صحیح یہی ہے کہ محرم شخص کو لنگوٹ پہننےسے روکا جائیگا، اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا والی روایت کو ضرورت پر محمول کیا جائیگا، اور اس میں لنگوٹ پہننے سے فدیہ دینےکی نفی نہیں پائی جاتی.

اور اسی طرح عمار رضی اللہ تعالی عنہ کے اثر کو بھی مثانہ کی تکلیف کی بنا پر لنگوٹ پہننے کو ضرورت پر محمول کیا جائیگا.

شیخ محمد امین شنقیطی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے جو بیان کیا گیا ہے اس سے ظاہر یہی ہوتا ہے کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے اپنا ہودج اٹھانے والوں کو ضرورت کی بنا پر لنگوٹ پہننے کی اجازت دی تھی، کیونکہ ان کی شرمگاہ ظاہر ہو جاتی تھی، اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ بغیر ضرورت ایسا کرنا جائز نہیں نہیں، واللہ اعلم " انتہی

دیکھیں: اضواء البیان ( 5 / 464 ).

دوم:

بار برداری یعنی سامان اٹھانے کا کام کرنے والوں کے لیے لنگوٹ وغیرہ پہننا جائز ہے، لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ اگر انہیں سامانے اٹھاتے وقت شرمگاہ ظاہر ہونے کا خدشہ ہو تو پھر وگرنہ نہیں.

اور اسی طرح اس شخص کے لیے بھی انڈر وئر اور لنگوٹ پہننا جائز ہوگا جس کی چل چل کر جلد پھٹ جاتی ہو اور اس سے چلنا مشکل ہو جائے اور اسے ضرر کا خدشہ ہو.

اور اسی طرح جسے شرمگاہ پر زخم ہو اور اسے ڈھانپنے کی ضرورت ہو تو وہ بھی باندھ سکتا ہے، اور اسي طرح پیشاب کی بیماری کا شخص بھی پہن سکتا ہے، کیونکہ یہ عمار رضی اللہ تعالی عنہ کی حالت کے مشابہ ہے، اور اس طرح کے سب حالت میں پہنا جا سکتا ہے، لیکن ایسا کرنے والے شخص کو فدیہ دینا ہوگا: یعنی وہ چھ مسکینوں کو کھانا کھلائے، یا پھر تین روزے رکھے یا پھر ايك بکرا ذبح کرے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

جو کوئی بھی تم میں سے مریض ہو یا پھر اس کے سر میں تکلیف ہو تو وہ فدیہ میں روزے رکھے یا صدقہ دےیا پھر قربانی کرے البقرة ( 196 ).

عبد اللہ بن معقل بیان کرتے ہیں کہ میں کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس بیٹھا تھا اور انہیں میں نےفدیہ کے بارہ میں دریافت کیا تو وہ کہنے لگے:

" یہ خاص کے لیے نازل ہوا تھا لیکن تمہارے لیے یہ عام ہے، مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جایا گیا کہ میرے چہرے پر جوئیں گر رہی تھیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" میرے خیال میں تمہیں بہت زیادہ تکلیف ہو رہی ہے کیا تیرے پاس بکری ہے تو میں نے عرض کیا: نہیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم تین روزے رکھو یا پھر چھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ اور ہر مسکین کو نصف صاع دو "

صحیح بخاری حدیث نمبر ( 1721 ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 1201 ).

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

احرام کی حالت میں لنگوٹ ( یا انڈر وئیر وغیرہ ) پہننے کا حکم کیا ہے، اگر نہ پہنے تو ضرر کا خدشہ ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" اگر اسے ضرر اور نقصان پہنچنے کا خدشہ ہے تو پھر اس کے پہننے میں کوئی حرج نہیں؛ لیکن اگر وہ پہن لے تو اسے چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہوگا، یعنی ہر مسکین کو نصف صاع غلہ دے تو بہتر ہے "

دیکھیں: لقاءات الباب المفتوح ( 177 ) سوال نمبر ( 16 ).

مزید آپ سوال نمبر ( 20870 ) اور ( 49033 ) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .